بلند آواز میں اجتماعی درود کی مجالس بدعت ہیں

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ المتوفی سن 1420ھ

(سابق مفتئ اعظم، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: حکم الاجتماع للصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بصوت مرتفع.

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: طائف سے ایک مستمع نے یہ خط بھیجا ہے جس میں کچھ سوالات ہیں، کہتا ہے: میں اللہ کے دین میں آپ کا بھائی صالح الحاج جسار الریمی الیمانی ہوں، ہمارا یہ بھائی اپنے ایک سوال میں پوچھتا ہے: ہمارے یہاں کچھ ایسی عادات و تقالید ہیں جو ہماری روشن اسلامی شریعت کے مخالف ہیں، انہی عادات میں سے بعض یہ ہیں:

لوگ جمعہ کے روز نماز جمعہ سے پہلے جمع ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر باآواز بلند اور اجتماعی طور پر درود پڑھتے ہیں۔ پھر یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریادیں کرتے ہیں اور صالحین اولیاء اللہ سے بھی ان الفاظ کے ساتھ کہ: یارسول اللہ! اللہ کے لیے ہمیں عطاء کیجئے، اے صالحین اولیاء اللہ! اللہ کے لیے ہمیں عطاء کیجئے، اے اللہ کے مومنین بندوں! ہمیں عطاء کیجئے! ہماری فریاد رسی اور امداد کریں۔۔۔اور اس جیسے دوسرے الفاظ۔ ہم اس بارے آپ سے رہنمائی چاہتے ہیں؟ جزاکم اللہ خیراً

جواب: جہاں تک سوال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اجتماعی طور پر باآواز بلند درود پڑھنے کا تو یہ بدعت ہے۔ مسلمانوں کے لیے جو چیز مشروع ہے وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں لیکن عجیب طرح سے آوازیں بلند کرکے نہیں اور نہ ہی اجتماعی طور پر۔ بس ہر کوئی اپنے اپنے طور پر درود پڑھے اور کہے:

اللهم صل على رسول الله، اللهم صل وسلم على رسول الله، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد اور آخر تک جو درود پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن اسے اپنے تک رکھے۔ چونکہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر باکثرت درود بھیجنا مشروع ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات کا حکم دیا ہے، فرمایا:

”إِنَّ خَيْرَ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ -يعني: بَلِيتَ- قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ

الأَنۡبِيَاءِ عَلَيۡهِمُ السَّلَام“ [1]

(بے شک تمہارے دنوں میں بہترین جمعہ کا دن ہے۔ پس (اس دن) مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! اور ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کی ہڈیاں تو مٹی ہو چکی ہوں گی۔ فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے تحقیق زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے)۔

مقصود یہ ہے کہ بلاشبہ ہمارے لیے یہ مشروع ہے کہ ہم بروز جمعہ باکثرت رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجیں، اس کی کثرت خواہ ہم مسجد میں ہوں یا اس کے علاوہ مطلوب ہے، لیکن ہر کوئی اپنے طور پر نبی ﷺ پر درود بھیجے ایسی آواز میں جو اس تک ہی رہے۔ اور مشروع درود وسلام بھیجے لیکن اس کے ساتھ آواز یوں بلند نہ کرے کہ اردگرد کے لوگوں کو تشویش ہو یا پھر اجتماعی طور پر نہ ہو کہ پوری جماعت بیک آواز پڑھے، یہ سب بدعت ہے۔

لہذا درود پڑھے مگر اپنے تک رکھے مسجد میں پڑھے راستے میں پڑھے اپنے گھر پر پڑھے اور ہر جگہ پڑھے۔

اسی طرح سے دیگر اوقات میں بھی یعنی جمعہ کے علاوہ بھی مشروع ہے کہ نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَـٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا﴾ (الاحزاب: 56)

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ بھیجو اور خوب سلام بھیجو)

اللهم صل عليه وسلم صلاة وسلامًا دائمين إلى يوم الدين۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا“ [2]

---

[1] رواه أبو داود (1047) وصححه ابن القيم في تعليقه على سنن أبي داود (273/4) . وصححه الألباني في صحيح أبي داود (925) .

[2] صحیح مسلم: الصلاۃ 408، سنن الترمذی: الصلاۃ 485، سنن النسائی: السہو 1296، سنن ابی داود: الصلاۃ 1530، مسند احمد بن حنبل 2/375۔

(جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالی اس پر دس بار رحمت فرماتے ہے(یا اپنی ملأ اعلی میں اس کا ذکر فرماتے ہیں))۔

پس میرے، آپ کے اور کسی دوسرے سب کے لیے مشروع ہے کہ وہ نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجیں خواہ مرد ہوں یا خواتین سب کے سب۔ لیکن اس طریقے سے جس پر مسلمان چلتے آئے ہیں، جس پر نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنْهُمْ اور ان کی اچھے طور پر پیروی کرنے والے چلتے آئے ہیں، کہ ہر کوئی اپنے طور پر نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر دورد بھیجے، آواز بلند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جس سے آس پاس کے لوگوں میں تشویش ہو، اور نہ ہی بیک آواز اجتماعی طور پر پڑھا جائے، نہیں۔

اور جہاں تک انبیاء کرام عَلَيْهِمُ ٱلسَّلَامُ سے استغاثہ (فریاد کرنے) کا تعلق ہے یا اہل خیر و اولیاء کرام سے تو یہ شرک اکبر ہے۔ اور یہ تو سب سے بڑی بات اور مصیبت ہے، بالکل بھی جائز نہیں۔ ایسا نہ کہا جائے: اے غیبی لوگوں!۔۔۔ اللہ کے لیے مجھے عطاء کرو، یا اے اولیاء اللہ! مجھے اللہ کے لیے عطاء کرو، یا اے رسول اللہ! مجھے اللہ کے لیے عطاء کریں، یا ہماری فریاد رسی کریں، ہماری مدد و نصرت کریں۔ یہ سب منکر ہیں اور اللہ کے ساتھ شرک اکبر ہیں۔ اللہ تعالی اپنی کتاب عظیم میں فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

(المؤمنون:117)

(اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے، جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں تو اس کا حساب صرف اس کے رب کے پاس ہے۔ بے شک حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے)

﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۭ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ﴾ (فاطر:14)

(یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر وہ سن بھی لیں تو تمہاری عرضی قبول نہیں کر سکتے، اور بروز قیامت تمہارے اس شرک کا انکار کر دیں گے، اور تمہیں ایک پوری خبر رکھنے والے (اللہ تعالی) کی طرح کوئی خبر نہیں دے گا)

پس اللہ تعالی نے اسے شرک قرار دیا۔

لہذا واجب ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾(الجن:18)

(پس اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو)

اور فرمایا:

﴿ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ﴾ (غافر:60)

(مجھے پکارو، میں تمہاری دعاء قبول کروں گا)

اللہ تعالی ہی کو پکارا جاتا ہے، اسی سے مانگا جاتا ہے، وہی ہے جو مشکل کشائی کرتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے۔ تو آپ کہیں: یارب! مجھے شفاء عطاء کر، یارب! میری مدد فرما، یارب! مجھے سیدھی راہ کی ہدایت دے، یارب! میرے دل اور عمل کی اصلاح فرما، یارب! مجھے اسلام کی حالت میں موت دے۔ اپنے رب کو پکاریں (وہ خود حکم دیتا ہے):

﴿وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ﴾ (غافر:60)

(اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمہاری دعاء قبول کروں گا)

اور فرمایا:

﴿وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ﴾ (النساء:32)

(اور اللہ سے اس کے فضل میں سے حصہ مانگو)

اللہ جل وعلی کا فرمان:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾(البقرۃ:186)

(اور جب میرے بندے تم سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی دعاء قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے)

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

”اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ“[3]

(دعاء ہی عبادت ہے)۔

چنانچہ تمام مسلمان مرد وزن پر واجب ہے کہ وہ باکثرت دعائیں کریں اور دعاء کرنے کی حرص کریں۔ اپنی تمام تر حاجات میں اللہ تعالی سے دعاء کریں اس کے آگے تضرع وزاری کریں۔

لیکن انبیاء واولیاء یا ان کے علاوہ کسی کو ان کی قبروں پر یا ان سے دور کسی جگہ سے پکارنا یہ سب منکرات ہیں، یہ سب اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا اور کفر اکبر ہے کہ جس سے ڈرنا اور بچنا چاہیے۔ جیسا کہ اس سائل نے سوال میں ذکر کیا ایسے پکارنا: اے اللہ کے بندو! یا اللہ کے نبیو! یا نبی اللہ! میری مدد کریں، فریاد رسی کریں اور نصرت کریں، یہ سب شرک اکبر ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمان:13)

(بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے)

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:88)

(اور اگر (بالفرض) یہ (انبیاء کرام) بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے)

اللہ تعالی اپنی نبی ورسول محمد ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

(الزمر:65)

(یقیناً تمہاری کی طرف بھی اور تم سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو بلاشبہ تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے)

---

[3] اسے امام الترمذی نے اپنی سنن 2969 میں روایت فرمایا اور شیخ البانی نے صحیح الترمذی 3247 میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد (نبیوں تک کے بارے میں کہ):

﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:88)

(اور اگر یہ بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے)

پس واجب ہے کہ اس سے ڈرا جائے، ہر مسلمان پر اور ہر اس شخص پر جو اسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے، اور ہر مکلف بندے پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی اکیلے کی عبادت کرے اور سب کو چھوڑ کر عبادت کو صرف اسی کے لیے خاص کر دے:

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ (الاسراء:23)

(اور تمہارا رب صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم نہ کرنا عبادت مگر صرف اسی کی)

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (الفاتحۃ:5)

(ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں)

کسی نبی سے نہ مانگو، نہ ہی کسی ولی، درخت، پتھر، بت یا اس کے علاوہ کسی سے۔ ان سے کوئی بھی حاجت خواہ مدد و نصرت ہو یا مریض کے لیے شفاء وغیرہ نہ مانگی جائے بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالی سے اپنی تمام تر حاجات طلب کرو، یہ ہے توحید الہی، اور یہ ہے دین، اور یہ ہے اسلام کہ آپ اپنی ہر ضروریات و مانگوں کے لیے اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں، اور اپنی دعاء، نماز و روزہ اور تمام عبادات کے ذریعے صرف اسی اکیلے کی عبادت کریں۔

جبکہ جو مخلوق ہیں اگرچہ وہ کتنی ہی عظیم ہستیاں کیوں نہ ہوں جیسے انبیاء کرام انہیں اللہ کے سوا نہیں پکارا جاتا، نہ ان سے فریاد رسی کی جاتی ہے، نہ ہی ان کے نام کی نذر و نیاز یا قربانی کی جاتی ہے۔ پس ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اسے اچھی طرح سے مجھ لے۔ ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ خوب اچھی طرح سے سمجھ لے اور یہ جان لے کہ اس کا معالہ بہت ہی بڑا معاملہ ہے۔ اور دین اسلام کی اصل اور اس کا بنیادی قاعدہ ہی اکیلے اللہ کے لیے عبادت میں اخلاص اپنانا ہے، یہی تو لا الہ الا اللہ کا معنی ہے۔ اس کا معنی ہے "لا معبود حق إلا الله" (اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں)۔

اللہ تعالی ہی وہ ذات ہے کہ جسے پکارا جاتا ہے اس سے مانگا جاتا ہے، جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ (البقرة:163)

(اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے)

﴿اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا﴾ (طہ:98)

(تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اس نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر رکھا ہے)

لہذا اس معاملے میں غلطی بہت ہی سنگین ہے، جائز نہیں کہ اس بارے میں سستی سے کام لیا جائے، کیونکہ بلاشبہ جاہلیت میں پہلے کے مشرکین کا جو شرک تھا وہ اسلام کی ضد تھا اور لا الہ الا اللہ کی ضد تھا۔ پس واجب ہے کہ ان شرکیات سے خبردار رہا جائے۔ اور اے سائل آپ پر واجب ہے کہ اپنی قوم کو بھی اس سے ڈرائیں، اور انہیں یہ پیغام پہنچائیں اور رہنمائی کریں کہ وہ یہ پروگرام سنا کریں تاکہ وہ اس سے مستفید ہوں کہ اس پروگرام نور علی الدرب میں خیر عظیم اور کثیر فوائد ہیں۔ اس میں توحید اور احکام شریعت کا بیان ہوتا ہے۔ میں تمام مسلمانوں کو یہ وصیت ونصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس پروگرام کو سنا کریں جہاں کہیں بھی وہ ہوں، خواہ اس میں مملکت (سعودی عرب) میں ہوں یا اس سے باہر۔ میں تمام مسلمانوں اور تمام مکلفین کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس پروگرام کو سنا کریں، اور اس کا اہتمام کریں تاکہ انہیں استفادہ ہو، اور تاکہ وہ اپنے بھائیوں خواتین وحضرات تک یہ پیغام پہنچا سکیں تاکہ انہیں بھی استفادہ ہو۔ یہ پروگرام الحمدللہ قال اللہ قال رسول اللہ ﷺ سے آراستہ ہوتا ہے، نا کہ لوگوں کی اپنی رائے سے، ایسا پروگرام ہے کہ جس میں اہل علم اس بات کی وضاحت کرتے ہیں جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے توحید اور احکام شریعت کے متعلق فرمایا ہے۔

ہم اللہ تعالی سے تمام لوگوں کے لیے ہدایت وتوفیق کی دعاء کرتے ہیں۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔